حضرت مولانا قاضی محمد شمس الدین مدظلہٗ

مولانا حکیم احمد حسن قریشی کی

یزیدیت!

قاضی مظہر حسین چکوالی صاحب راقم کے مضمون مندرجہ ماہنامہ نقیب ختم نبوت ملتان جون ۱۹۹۰ء کے جواب میں اپنے رسالہ "حق چار یار" لاہور کے بہت سے شماروں میں بے مقصد خامہ فرسائی کر رہے ہیں، اور خاص بات یہ ہے کہ بطور تحقیر چکوالی موصوف راقم کو "درویش صاحب" کے لقب سے مخاطب کرتے ہیں، اس لئے راقم کو بھی حق ہے کہ وہ قاضی موصوف کو "چکوالی صاحب" کے لقب سے مخاطب کرے۔ راقم اپنے ایک مضمون میں پہلے بھی عرض کر چکا ہے کہ اگر آپ کسی کے پاجامے میں چوہا ڈالیں گے تو جواباً آپ کی شلوار میں بلا ڈالا جائے گا۔ لہٰذا اس مضمون میں قاضی موصوف کو "چکوالی صاحب" کے نام سے مخاطب کیا جا رہا ہے۔ قارئین آگاہ رہیں۔ (محمد شمس الدین)

مذمت بنو امیہ کا پس منظر: ۔انی مجوسیوں نے جب اسلام کی خارا شگاف تلوار سے شکست فاش کھائی تو اُنہوں نے انتہائی نیا تُلا مسموم اور زہریلا یہ منصوبہ بنایا کہ مسلمانوں میں فتنہ و فساد پھیلانے کے لئے قریشی خاندان بنو عبد مناف میں دو قومی نظریہ پھیلانے کا منصوبہ گھڑا اور بنو ہاشم اور بنو عبشمس دو خاندانوں میں ایک فرضی اور خود ساختہ عداوت کھڑی کرنے کے لئے ایک نیا دو قومی منصوبہ بنایا اور اتنے زور سے اس کو دنیا میں پھیلایا کہ بیشمار لوگ اسے سچ باور کر بیٹھے۔

چنانچہ یہ جھوٹا ڈھکوسلا یوں تراشا کہ عبشمس اور ہاشم بن عبد مناف دو بھائی ایک ماں کے بطن سے جڑواں پیدا ہوئے لیکن عبشمس کے پاؤں کے ساتھ ہاشم کا سر جڑا ہوا تھا چنانچہ اس "جوڑ" کو تلوار سے کاٹا گیا اس لئے آگے چل کر اولادِ عبشمس اور اولادِ ہاشم میں تلوار ہی چلتی رہی (تاریخ ابن کثیر صفحہ ۲۵۳ طبع مصر)

یہ روایت امام ابن کثیر کی ہے جو اُنہوں نے بحوالہ ابن جریر طبری نقل کی ہے اور طبری رفض کی طرف میلان رکھتے ہیں۔ امام ابن کثیر آٹھویں صدی میں ہوئے ہیں ان کے زمانے تک سبائی جعلی روایات کے شگوفے کھلنے شروع ہو چکے تھے اور ان میں ہی یہ جعلی شگوفہ بھی ہے کہ بوقت ولادت عبشمس اور ہاشم

کے بدن آپس میں جڑے ہوئے تھے اور ان کو تلوار سے جُدا کیا گیا تھا۔

لیکن ابن کثیر سے تین صدی پہلے کے مشہور نسّابہ مورخ ابن حزم اندلسی متوفی ۴۵۶ھ نے اپنی مشہور کتاب "جمہرۃ انساب العرب" ص۱۴ طبع بیروت پر صرف اتنا ہی لکھا ہے۔ یہ دونوں بھائی توأم پیدا ہوئے پہلے عبشم دنیا میں آیا پھر ہاشم"۔ آپ نے ان کے بدنوں کے باہم جڑے ہوئے کی طرف اشارہ تک نہیں کیا، تو اس طرح عبشم اور ہاشم کی ولادت میں گھنٹہ دو گھنٹہ کا بھی وقفہ ہوا ہوگا اس نسبت سے عبشم بڑا بھائی ہوا۔

پھر عبشم کے چھ لڑکے سب ہی اقبال مند ہوئے لیکن ان میں امیہ سب سے زیادہ نامور سردار ہوا پھر آگے چل کر ہاشم بن عبد مناف کی اولاد میں سرورِ کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور سرتاج الفقراء خلیفہ راشد چہارم امیر المؤمنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا عباس رضی اللہ عنہ مورثِ اعلیٰ عباسی خلیفہ ہوئے ہیں اور عبشم بن عبد مناف کی اولاد میں مشہور خلیفہ راشد سوم امیر المؤمنین سیدنا عثمان بن عفان عبشمی اور امیر المؤمنین سیدنا معاویہ عبشمی اور امیر المؤمنین سیدنا مروان عبشمی اور انکی نامور اولاد کے عبشمی خلفاء اور مشہور فاتحین حضرت ابوسفیان عبشمی سیدنا یزید بن ابوسفیان عبشمی سیدنا خالد بن سعید عبشمی عمرو بن سعید عبشمی عبداللہ بن عامر جیسے نامور عبشمی جرنیل ہوئے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین اس طرح بنو عبشم (بنو امیہ) کی شہرت چار دانگ عالم میں پھیل گئی، اور عوام میں بجائے بنو عبشم کے بنو امیہ کا نام زیادہ مشہور ہوگیا اور تقابل ہاشمی اموی کا بن گیا۔

تو اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے اب سبائیوں نے دوسرا منصوبہ یہ سوچا کہ کسی طرح ہاشم بن عبد مناف (چچا) کو اور امیہ بن عبشم بن عبد مناف بھتیجا کو۔ جو مختلف زمانوں میں اپنی اپنی مختلف ماؤں کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔ اور اس چچا اور بھتیجا کا کسی طرح بھی ایک ماں کے بطن سے پیدا ہونا ممکن ہی نہ تھا۔ ان چچا اور بھتیجا کو ایک ماں کے بطن سے جڑواں پیدا شدہ حقیقی بھائی ثابت کیا جائے تاکہ رنگ چوکھا آئے۔ سبائیوں کو یقین تھا کہ "سُنی" بدھو سُنی اس "جعلی" ڈھکوسلے کو بھی۔ اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا ـــــ کہتے ہوئے بدل و جاں قبول اور بسر و چشم منظور کریں گے چنانچہ سبائیوں کی توقع کے عین مطابق بالکل ایسے ہی ہوا۔ اور دو نامور نگر "سُنی" بریلوی علاموں مولانا علامہ ارشد صاحب القادری اور علامہ مشتاق احمد صاحب نظامی نے مل کر ایک زوردار "تحقیقی کتاب تصنیف فرمائی جس کا نام "کربلا کا مسافر" ہے اور مکتبہ نبوی، شارع گنج بخش لاہور نے حال میں ہی شائع کی ہے۔ اس میں ص۹۸ پر یہی سبائی خلافِ واقعہ ڈھکوسلا درج فرما لیا کہ ہاشم بن عبد مناف (چچا) اور امیہ بن عبشم بن عبد مناف (بھتیجا) دونوں ایک ماں کے بطن سے توأم پیدا ہوئے اور ان کو تلوار سے جُدا کیا گیا اور جس تلوار کو ہاشم کے خون کی چاٹ لگی ہوئی تھی

اسی تلوار نے میدانِ کربلا میں یزید کے ہاتھوں سیدنا حسینؓ کا خون پیا۔ پھر لطف یہ ہے کہ یہاں دونوں خاندانوں کا شجرۂ نسب بھی چھاپا ہے پہلے ہم صحیح شجرۂ نسب لکھتے ہیں اور بالمقابل دو بریلوی سُن مُن سنی علاّموں کا غلط شجرۂ نسب بھی درج ہے۔

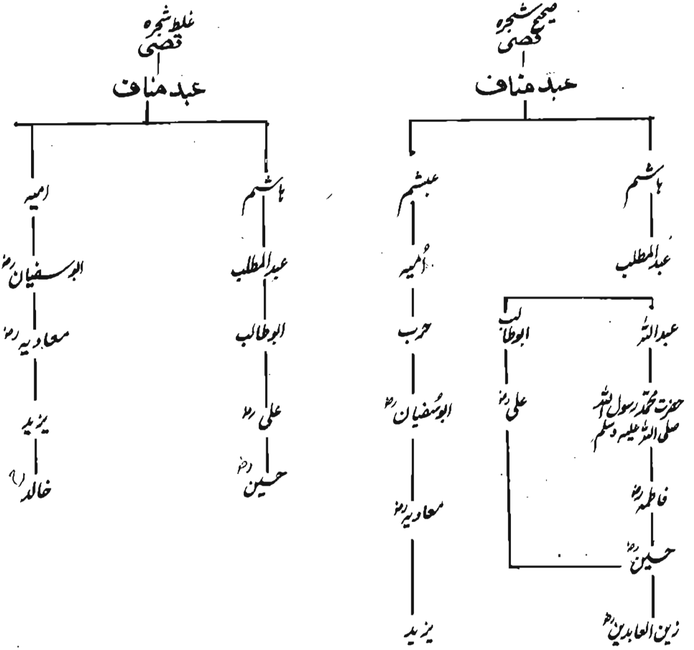

نوٹ: غلط شجرہ میں ہاشم کے بالمقابل انکے بھائی عبشم کو چھوڑ کر ہاشم کے بجائے بھتیجا اُمیہ کو ہاشم کے بالمقابل دکھایا ہے تاکہ ہاشمی اموی تقابل ثابت کیا جاسکے۔ پھر حرب بن اُمیہ (والد ابوسفیانؓ) کو چھوڑ کر ابوسفیان بن حرب کو عبدالمطلب کے مقابل کر دیا۔ تاکہ نیچے چل کر معاویہؓ بن ابوسفیان کو حضرت علی کے مقابل اور حضرت حسین کو یزید کے بالمقابل کر دیا۔ تاکہ علیؓ و معاویہؓ کی جنگیں اور حسین و یزید کے جھگڑے سبائی مشن کے عین مطابق ثابت ہوسکیں جبکہ ترتیبِ نسب میں حضرت علی، حضرت معاویہ کے چچا ہیں اور حضرت حسینؓ یزید کے چچا ہیں۔

مگر غلط شجرہ میں معاویہ کو علی کا اور یزید کو حسین کا چچا بنا دیا تاکہ حضرتِ معاویہ کو حضرت علی کے مقابل دکھایا جائے اور حضرت حسین کو یزید کے بالمقابل۔ اس طرح شجرہ کا تو بیڑہ غرق کر دیا مگر دو علاّموں کا شوقِ مذمت معاویہ و یزید پورا ہو گیا۔ فاعتبروا یا اُولی الابصار۔

تو اس طرح اسلامی تاریخ کو مسخ کیا گیا اور تمام بنو عبشم حضرت ابوسفیان حضرت معاویہ، حضرت مروان یزید زیاد، عبداللہ بن عامر، ولید بن عقبہ اور ان کے بے شمار ہم نواؤں کو تنقیص و مذمت کی سان پر ایسا چڑھایا گیا کہ پناہ بخدا ——— اور دُکھے دل کے افسوس سے یہ عرض ہے کہ فی الوقت اس سبائی فکر اور نظریہ کی سرپرستی اور ترجمانی کے فرائض ہمارے جناب چکڑالی صاحب اور ان کے چند لگے بندھے کر رہے ھیں۔

اب جبکہ اسلام کے تحقیقی ذہن نے انگڑائی لی اور صحیح تاریخ کی چھان پھٹک شروع ہوئی تو عقدہ یہ کھلا کہ بنو عبشم کے خلاف یہ تمام پروپیگنڈہ محض بے بنیاد ہے اور یہ بکرمی کے جال سے زیادہ کمزور گھڑ ندہ صرف سبائیوں کی موضوع روایات کا ہی رہین منت ہے تو اس سلسلے میں ملک میں صحیح صورتِ حال کو واضح کرنے کے لئے اچھی اچھی کتابیں منظرِ عام پر آنی شروع ہو گئیں اور حضرت مولانا محمد اسحٰق سندیلوی مولانا عبدالحق جھان مولانا حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی، اور جناب ڈاکٹر محمد اسلم صاحب صدر شعبہ تاریخ پنجاب یونیورسٹی وغیرہ کے رشحاتِ قلم اس سبائی ظلمت کو چھانٹنے کے لئے قابلِ قدر کام سرانجام دے رہے ھیں پھر کچھ دینی ماہناموں نے بھی اس طرف توجہ دی جن میں مؤقر ترین ماہنامہ نقیب ختم نبوت ملتان ہے۔ اسی سلسلے میں فقیر کی بھی ایک چھوٹی سی کتاب "عجمی سازش" نامی حزب الانصار بھیرہ سے چھپی تھی۔ جو چھپتے ہی نایاب ہو گئی۔ خدا کرے دوبارہ چھپ جائے یہ اس سلسلہ کی مؤثر ترین کتاب ہے۔

اسی سلسلہ کی اہم کتاب "سیّد نصیر الدین صاحب گیلانی" اور "سادات بنو اُمیہ"۔ ایک اچھوتی تحقیقی کتاب ہے، جسے مولانا حسین احمد قریشی صاحب فاضل نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ، ساکن وڈاک خانہ بھوئی گاڑ ضلع اٹک نے ترتیب دیا، یہ قیمتی رسالہ جو دیکھنے سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ اس میں قرآنی آیات احادیث نبوی حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے مُبارک تعامل سے ساداتِ بنو اُمیہ کا جو باعزت مقام واضح ہوتا ہے اس کا خوبصورت تذکرہ ہے۔ (قیمت فی نسخہ پانچ روپے اکٹھے چار نسخے منگوانے پر محصول ڈاک معاف) جامع مسجد بھوئی گاڑ مؤلف سے دستیاب ہے۔ اس رسالہ کے مرتب صاحب مولانا حسین احمد قریشی نے تبصرہ کے لئے جناب چکڑالی صاحب کو دو نسخے بھیجے جن پر چکڑالی صاحب نے اپنی سبائی عینک کے محدب شیشوں سے نگاہ ڈالی اور نتیجہ میں مقدمہ نویس مولانا حکیم احمد حسن قریشی کو اور مرتب رسالہ جناب مولانا حسین احمد قریشی کو "یزیدی" قرار دے دیا۔ ملاحظہ ہو قسم سوم مندرجہ رسالہ حق چار یار بابت ماہ اکتوبر ۱۹۸۹ء ——— حالانکہ یزیدین سیدنا حضرت معاویہ کے تذکرہ سے پہلے خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر مولانا حسین احمد قریشی مدظلہ، نے حسبِ ذیل اعلان فرمایا اور اس اعلان کو پڑھ کر بالانصاف ناظرین جناب چک دالی صاحب کی دیانت کی داد دیں کہ چک والی صاحب بمصداق ؎

شعر اِس خطا پر مجھے مارا کہ خطا کار نہ تھا۔

دونوں بھائیوں کو یزیدی قرار دے رہے ھیں ——— اعلان یہ ہے۔

تمام اھل سنت کی طرح ہمارا بھی یہی پختہ اعتقاد ہے اور ہم اعلان کرتے ھیں کہ

ایک ضروری وضاحت: ہم تمام صحابہ کرام و امہات المومنین اور حضور علیہ السلام کی چاروں صاحبزادیوں اور انکی پاک اولاد کو اور اھل بیت عظام رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ محبت کو اپنا جزو ایمان سمجھتے ہیں مگر رافضی سبائی فرقہ حضرات امہات المومنین اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بغض اور عداوت رکھتا ہے اور خارجی اور ناصبی فرقہ حضرات اھل بیت عظام سے عداوت رکھتا ہے (اللہ تعالیٰ کی ان سب پر ہی لعنت ہو

پھر ہمارا یہ بھی پختہ عقیدہ ہے کہ ——— امام اھل سنت سیدنا حضرت علی ہاشمی سوائے ائمہ ثلاثہ راشدین (یعنی حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان عبشمی) کے باقی چھ صحابہ عشرہ مبشرہ اصحاب بدر اصحاب بیعت رضوان اور تمام اصحاب مہاجرین و انصار سے حضرت علی مطلقاً افضل ھیں رضی اللہ عنہم۔ آپ سابقین الاولین کے بھی اسبق الاولین تھے۔ اور سیدنا حضرت ابوسفیان بن حرب اور سیدنا حضرت معاویہ بن ابوسفیان اموی عبشمی اپنی تمام تر جلالت شان کے باوجود یہ دونوں باپ اور بیٹا مل کر بھی سیدنا حضرت علی ہاشمی کے مناقب اور فضائل کو نہیں پہنچ سکتے۔

اسی طرح سیدنا حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ریحانۃ الرسول تھے، جنت کے ایک پھول تھے، جگر گوشہ سیدہ بتول تھے، نور نظر حضرت مرتضیٰ تھے۔ جگر گوشہ حضرت محمد مصطفیٰ تھے صلی اللہ علیہ وسلم، اور آپ کے چہیتے نواسے اور درجہ اول کے صاحب رؤیت و روایت صحابی تھے حضرت حسن کے چھوٹے بھائی تھے اور حضرت ابن حنیفہ کے بڑے بھائی تھے اور تمام حسینی سادات کے جد امجد تھے پھر دوسرے بیشمار کمالات اور فضائل کے مالک تھے اب ان کے ساتھ یزید بن حضرت معاویہؓ کی کیا نسبت ہو سکتی ہے جو احمق یزید اموی عبشمی کو سیدنا حضرت حسینؓ ہاشمی کے ساتھ برابر آنے کی لایعنی اور مذبوحی حرکت کرتے ھیں وہ چودھویں رات کے چمکتے چاند کے ساتھ بے نور جھینی کی مدہم لو کا تقابل کرنا چاہتے ھیں اگر یزید کو سیدنا حضرت حسین کی مبارک جوتیوں میں بھی بیٹھنے کی سعادت حاصل ہو جاتی تو یزید کا یہ شرف عظیم ہوتا۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک

تصریح مزید: پھر دو صفحہ بعد ص۱۹ پر "فسق یزید کی بحث" کے زیر عنوان لکھا ہے کہ: "اس غیر متنازع حقیقت کا اظہار بھی ضروری ہے اور یہ ہی اھل سنت کا متفقہ عقیدہ بھی ہے کہ نہ یزید صحابی تھا نہ ہاشمی تھا نہ اھل بیت سے تھا۔ اگر صحیح روایات سے یزید کا فسق ہی نہیں بلکہ کفر تک بھی ثابت ہو جائے تو ہم اھل سنت کے سر آنکھوں پر ہم اھل سنت نے حضور علیہ السلام کے حقیقی چچا ابولہب ہاشمی کا کفر جب تسلیم کر لیا ہے تو اموی یزید ہم اھل سنت کا کیا لگتا

ہے جو ہم اہلِ سنت یزید کا کفر تسلیم نہ کریں بشرطیکہ اس کا کفر صحیح روایات سے ثابت ہو سکے۔"
جناب چک والی صاحب نے اپنے تبصرہ مندرجہ "حق چار یار" بابت ماہ اکتوبر ۱۹۹۰ء میں صفحہ ۲۲ پر ان دونوں بھائیوں کو "یزیدی" قرار دیا ہے فقیر "نقیب" کے قارئین سے مخلصانہ درخواست کرتا ہے کہ وہ مندرجہ بالا توضیحات ملاحظہ فرمائیں اور پھر جناب چک والی صاحب کی خدا ترسی اور بنوامیہ دشمنی کا اندازہ کریں اور ملاحظہ کریں کہ کس طرح بے دھڑک ان دو بزرگوں کو یزیدی بنا کر رکھ دیا۔ عبرت عبرت۔

یہ سطور لکھتے وقت سوچ آئی کہ چک والی صاحب کی عادت ہے کہ جس شخص سے اس کو اختلافِ قلیل ہو جائے اُس کو بے دھڑک "یزیدی" قرار دے دیتے ہیں اس سوچ نے ایک مصرعہ موزوں کر دیا کہ ؎

وہ یزیدی ہے، ہو جس سے آپ کو کچھ اختلاف

حسنِ اتفاق سے اس وقت طبیعت حاضر تھی ارتجالاً چند اور مصرعے بھی موزوں ہو گئے "ناظرینِ نقیب" کے نفسِ طبع کے لئے حاضر ہیں ؎

۱۔ کہہ دے اب چکوالی صاحب کوئی یہ بات صاف — دعوے اکثر آپ کے باطل، دلیلیں ہیں گزاف
۲۔ ہر محقق سے جھگڑتے اور اُلجھتے ہیں جناب — وہ یزیدی ہے، ہو جس سے آپ کو کچھ اختلاف
۳۔ اس طرح علمی حقائق مسخ کر دیتے ہیں آپ — جیسے ریزہ ریزہ کر دیتا ہے روئی نور باف
۴۔ کاش اپنا مسلک اعوج جو چھوڑیں آنجناب — پھر مسلمانوں میں واپس آئیے بلا اختلاف

یا الٰہی حق سمجھنے کی اُنہیں توفیق دے
چھوڑ دیں وہ اپنا بے مقصد یہ سب لاف گزاف (آمین ثم آمین)

حکیم صاحب کا احتجاج: جناب چک والی صاحب کی اس مذبوحی حرکت پر مولانا حکیم احمد حسن صاحب قریشی نے ایک احتجاجی خط جناب چک والی صاحب کو لکھا اور اس میں یہ بھی لکھا کہ سیدنا علی اور سیدنا معاویہ اور حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہم اور یزید کے متعلق ہماری وضاحتوں کے بعد بھی آپ نے ہمیں "یزیدی" قرار دے دیا۔ یہ بہت افسوسناک حرکت ہے در اصل آپ اپنی سبائیت نوازی کو چھپانے کے لئے دوسروں کو یزیدی بناتے پھرتے ہیں الخ" اس خط کا چکوالی صاحب نے کوئی جواب نہیں دیا۔

خاندان بھوئی گاڑ کا علمی تعارف: خاندان عالی شان علماء بھوئی گاڑ شمالی ہندوستان (حال پاکستان) کا ایک نامور علمی خاندان ہو گزرا ہے اس درس میں شمالی ہندوستان کا شاید ہی کوئی مشہور عالم ہو جو بالواسطہ یا بلاواسطہ اس خاندان کا شاگرد نہ ہو۔ اس درسگاہ

میں حضرت خواجہ پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ گولڑہ شریف، حضرت خواجہ احمد اول بانی دربار عالیہ میرہ شریف تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک حضرت مولانا رسول خان صاحب اعلیٰ مدرس دار العلوم دیوبند، حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب بانی جامعہ اشرفیہ لاہور، حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب ایبٹ آبادی خطیب ہزارہ، مولانا غلام اللہ خان صاحب بانی دار العلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی حضرت علامہ سید ضیاء الدین شاہ صاحب (مولانا حسین الدین شاہ صاحب بانی مدرسہ ضیاء العلوم سبزی منڈی راولپنڈی کے والد ماجد) اور دوسرے سینکڑوں اجل علماء رحمہم اللہ نے زانوئے تلمذ تہ کرنے کا شرف حاصل کیا، خود فقیر کے والد ماجد مولانا فیروز الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس درس کی شاگردی پر فخر کرتے تھے ـــ آجکل اس خاندان کے نامور نوجوان عالم مولانا حسن دین ولد مولانا فریدالدین ولد مولانا احمد دین ولد مولانا امیر حمزہ ہجر بکیہ میں علوم و معارف پھیلا رہے ہیں، نیز مولانا ضیاء الدین ولد مولانا غلام ربانی ولد مولانا امیر حمزہ اور ان کے بھائی مولانا قاضی شمس الدین صاحب مرحوم حسن ابدال و مولانا حکیم عبدالحی صاحب ساکن بھوئی گاڑ اور ان تینوں بھائیوں کے سب لڑکے عالم ہیں اور اللہ تعالیٰ آگے بھی مزید برکتیں عطا فرمائے ـــ آمین ۔۔

یا اللہ مدد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ـــ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا (القرآن)

خیرکم من تعلم القرآن و علمہ (الحدیث)

زیر تعمیر جامع مسجد و مدرسہ دار العلوم حسین خیل پٹھان

خلافت راشدہ
خلیفہ بلافصل سیدنا ابوبکر صدیق
سیدنا عمر فاروق
سیدنا عثمان
سیدنا علی المرتضیٰ
سیدنا حسن مجتبیٰ
سیدنا معاویہ
رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ

مخیر حضرات مسجد و مدرسہ کی تعمیر کے اس کار خیر میں بھرپور حصہ لیں، دینی مراکز کو مضبوط کریں، تاکہ خدمت و اقامت دین کا مقدس فریضہ بہتر طور پر سرانجام دیا جاسکے!

ترسیل زر کے لئے!

(۱) بمد یونین بنک ڈرافٹ یا چیک اکاؤنٹ نمبر ۲۰۹ یو بی ایل بھکر

(۲) بذریعہ منی آرڈر یا نقد دستی ـــ! درج ذیل پتہ پر بھیجیں!

خادم علماء دیوبند بحضرت مولانا غلام حسن خان، خطیب و مہتمم مدرسہ دار العلوم حسین خیل پٹھان مقام و ڈاک خانہ جھنبہ ڈگر، تحصیل و ضلع بھکر!

نرخنامہ اشتہارات

ٹائیٹل کا آخری صفحہ سالم ۱۰۰۰/- روپے

ٹائیٹل دوسرا اور تیسرا صفحہ = ۸۰۰/- روپے

عام صفحہ (سالم) = ۳۰۰/- روپے

" " (۱/۲) = ۲۵۰/- روپے

" " (۱/۴) = ۱۲۵/- روپے

مستقل معاونین کے لیے خصوصی رعایت ہوگی

نقیب ختم نبوت